نے کی ۔ بعد میں ایسا نہیں ہوا حکومتوں کا کام تو کرسی کو بچانا ہوتا ہے دین کو بچانا نہیں ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ خدمت حکومتوں سے نہیں لی ہے ۔ گدڑی والوں سے لی جو ٹکڑے کھاتے ہیں ۔ اسی لئے دین نے روز بروز ترقی بھی کی ۔ آج اسلام کے پیچھے کوئی حکومت نہیں ہے ۔ ہمارے رسول یتیم تھے ' اور ایسے علاقے میں انہیں بھیجا گیا جہاں کوئی حکومت نہیں تھی ۔ لوگوں نے دیکھا کہ اسی نبیؐ نے علوم کے دریا بہا دیئے ۔ خودبخود اسلام پھیلتا گیا ۔ اس وقت لوگ تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور اسلام کی خدمت کرتے ہیں اگر حکومت نے یہ مدارس تحویل میں لے لیے تو پھر یہ بات نہیں رہے گی ۔ دین دین نہیں رہے گا ۔ دین آزاد ہو ' بغیر لالچ کے ہو تب ہی ایک عالم حق بات برسر منبر کہہ سکتا ہے اور برملا کہہ سکتا ہے ۔ اور تختہ دار پر چڑھنے کے لئے بھی تیار ہو سکتا ہے ۔ "

بقیہ ص ۱۰۴۵ سے ۔ مناجی مبشرات

سے باقاعدہ تعبیر پوچھی تو فرمایا کہ شاہ صاحب یہ جو بڑے بڑے سیب تم نے دیکھے ہیں ، یہ تو بالکل اسی آیت کا مصداق ہے ۔

كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوا بِهٖ مُتَشَابِهًا .

(سورۃ بقرہ آیہ ۲۵)

میں نے مفتی صاحب سے عرض کیا حضرت یہ لیٹر پیڈ کا کیا مطلب ہے تو مفتی صاحب نے کہا کہ اس کی تعبیر تو واضح ہے کہ آج بھی حضرت شیخ الحدیث صاحب خود دارالعلوم کی نگرانی کر رہے ہیں اور ہمیں بھی ایک تنبیہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ بھی دارالعلوم کا خیال رکھیں اور دارالعلوم کا سامان اور سٹیشنری اپنے لیے استعمال نہ کیا کریں ۔

سینیٹ کے الیکشن کا نازک مرحلہ اور

عالم برزخ میں اپنے فرزند مولانا سمیع الحق کا فکر

از مولانا سیف الرحمٰن جہانگیرہ

مولانا سمیع الحق کے بڑے ماموں بزرگ اور خدا ترس شخصیت (حضرت شیخ الحدیثؒ کے بڑے سالے) الحاج مولانا سیف الرحمان صاحب جہانگیرہ جو بحمداللہ بقید حیات ہیں اور سو سال کے قریب ہیں نے واقعہ بیان کیا کہ جس دن یعنی مارچ ۲۰۰۳ء کو مولانا سمیع الحق کے سینیٹ کے لئے دوبارہ انتخاب لڑنے کا دن تھا۔ میں صبح صادق سے قبل حسب معمول تہجد پڑھنے میں مشغول تھا کہ مصلیٰ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ حضرت مولانا مرحوم مجھے کہہ رہے ہیں کہ گل دادا (خاندان میں بڑے ہیں اور سارے بہن بھائی اور حضرت شیخ الحدیث انہیں گل دادا کہہ کر پکارتے تھے) تم اکوڑہ خٹک نہیں گئے میں نے کہا حضرت کوئی خاص بات ہو اور حکم ہو تو میں ابھی چلا جاؤں گا۔ فرمایا کہ ہاں آج سمیع الحق کا الیکشن ہے اور وہ پریشان ہوگا تم جاکر اسے تسلی دو اور انہیں میرا کہدو کہ فکر نہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں ۔ مولانا سیف الرحمٰن نے فرمایا کہ مجھے خواب ہی میں یہ احساس ہوا کہ حضرت مولانا تو وفات پا چکے ہیں اور دل میں آیا کہ کیسا عجیب آدمی ہے وفات کے بعد بھی انہیں اپنی اولاد کی اتنی فکر ہے ۔

بلاشبہ یہ ایک عظیم ابتلاء اور معرکے کا الیکشن تھا پیپلز پارٹی اور سرخپوش ہمیشہ سے مولانا سمیع الحق سے ناراض اور زچ رہتے تھے خود موجودہ حکومت آئی جے آئی یعنی مسلم لیگ کی اکثریت نے مولانا سمیع الحق کو دوبارہ ٹکٹ دینے کی شدید مخالفت کی تھی اور شریعت بل کے طویل معرکۂ کارزار کی وجہ سے دین دشمن اور مادہ پرست قوتیں ان سے نالاں تھیں کہ دوبارہ یہ جاکر کا نشانہ بن جائے جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے دوسرے گروپ کے لیڈر (مولانا فضل الرحمٰن) خود پشاور آکر ان دنوں ڈیرہ جما بیٹھے اور ایک ایک ایم پی اے سے مخالفت میں رابطہ کرنے لگے اے این پی کے ایک لیڈر اور ایم پی اے جناب فرید طوفان کی روایت ہے کہ میں نے ان سے زچ ہوکر کہا کہ تمہارا کیا درد سر ہے تو اس لیڈر نے کہا چه خمونږ سره کار دے چه دے اونه وزی (ہمارا اس آدمی سے کام ہے کہ یہ کسی قیمت پر نکلنے نہ پائے) دوسری طرف فقہ جعفریہ اور ایرانی لابی سرگرم عمل تھی اور ایرانی کونسل خانہ نے تجوریاں کھول دی تھیں کہ مولانا سمیع الحق پارلیمنٹ پہونچکر دوبارہ سینے کا ناسور نہ بنے کچھ نودولتیے کروڑ پتی بھی آزاد اور پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر میدان میں اترے تھے یہ تمام محاذ چاروں طرف سے مولانا سمیع الحق کو چاروں شانے چت گرانے کے درپے تھے اور معرکے کا رن پڑا مگر خداوند قدوس کا فضل اور عظیم والد کی روحانی توجہات اور بیٹے کے بارے میں یہی فکر مندی کام آئی اور مولانا بڑی شان سے کامیاب ہوکر عظیم والد اور اکابر کے ہر مشن کے تسلسل کو برقرار رکھنے کیلئے سینیٹ میں دوبارہ پہنچ گئے